45042 ـ بیع تورق کا حکم

سوال

ان آخری ایام میں (بنك الاهلى التجارى) نیشنل تجارتی بنك نے سامان قسطوں میں فروخت کرنا شروع کیا ہے، اور پھر خریدار اسے کسی تیسرے فریق کو نقد فروخت کر سکتا ہے، تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ طریقہ علماء کے ہاں " التورق " کے نام سے جانا جاتا ہے، جو کہ ورق یعنی چاندی سے ماخوذ ہے، کیونکہ جس نے سامان خریدا ہے وہ صرف پیسے اور رقم بنانے کے لیے سامان خرید رہا ہے.

علماء کرام کا اس قسم کے لین دین میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اور جمہور علماء کرام اسے مباح قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا عمومی فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے .

اور اس لیے بھی کہ اس میں سود کی صورت اور مقصد ظاہر نہیں ہوتا " انتہی مختصرا.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (14 / 148).

اور اس لیے بھی کہ خریدار سامان اس لیے خرید رہا ہے تا کہ اس سے فائدہ حاصل کرے یا تو وہ بعنیہ اس چیز سے فائدہ حاصل کرےگا، یا پھر اس کی قیمت سے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی اختیار کیا ہے.

فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" رہا تورق کا مسئلہ تو اس میں اختلاف ہے، اور صحیح یہی ہے کہ یہ (تجارت) جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 161).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور تورق کا مسئلہ سود میں شامل نہیں ہوتا، صحیح یہی ہے عمومی دلائل کی رو سے یہ حلال ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں موجودہ ضرورت پوری کرنا، اور آسانی و مشکل سے چھٹکارا ہے، لیکن اگر کوئی شخص اسی شخص کو فروخت کرے جس سے وہ چیز خریدی ہے تو یہ جائز نہیں، بلکہ یہ سودی معاملات میں شامل ہوگی، اور اسے مسئلہ العینۃ کے نام سے موسوم کیا جائیگا، جو کہ حرام ہے، کیونکہ یہ سودی معاملات کا ایك حیلہ ہے" انتہی کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (19 / 245).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس لین دین کو حرام کہتے ہیں.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (5 / 392).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس میں توسط اختیار کرتے ہوئے کچھ معین شروط کے ساتھ اسے جائز قرار دیا ہے.

شیخ رحمہ اللہ " رسالۃ المداینۃ " میں کہتے ہیں:

" پانچویں قسم: ـ یعنی قرض کی اقسام میں سے ـ :

وہ یہ کہ اسے رقم اور مبلغ کی ضرورت ہے اور اسے قرض دینے والا کوئی شخص نہیں تو وہ کوئی چیز ادھار خرید کر پھر اسے کسی اور شخص کو فروخت کر دے جس سے خریدا ہے اسے فروخت نہ کرے، تو یہ مسئلہ تورق کہلاتا ہے.

اس کے جواز میں علماء کرام نے اختلاف کیا ہے، بعض تو اسے جائز قرار دیتے ہیں، کیونکہ آدمی کوئی چیز خریدتا ہے تو اس کا مقصد یا تو بعینہ وہ چیز اور سامان ہوتا ہے، یا پھر اس کا کوئی عوض، اور یہ دونوں مقصد صحیح ہیں.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس سے پیسے حاصل کرنا مقصد ہے، اور یہ سامان تو ان کے مابین بطور حیلہ داخل ہوا ہے اور ان وسائل کے ساتھ جن سے خرابی کا حصول دور نہ ہوتا ہو کسی حرام چیز کو حلال کرنا کوئی فائدہ نہیں دیگا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار تو نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کر رکھی ہو "

مسئلہ تورق کو حرام کہنے والا قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے.

بلکہ امام احمد رحمہ اللہ نے تو ابو داود کی روایت میں اسے العینہ یعنی سود میں شامل کیا ہے، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے تہذیب السنن میں نقل کیا ہے.

دیکھیں: تہذیب السنن لابن قیم (5 / 80).

لیکن آج کے دور میں لوگوں کی ضرورت، اور قرض دینے والوں کی کمی کے پیش نظر کچھ شروط کے ساتھ اسے جائز کہنا ضروری ہے:

1 ـ اسے پیسوں کی ضرورت ہو، اور اگر وہ رقم کا محتاج نہیں تو پھر جائز نہیں ہوگا، مثلا کوئی شخص کسی دوسرے کو قرض دینے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرے.

2 ـ کسی اور مباح طریقہ سے اس کے لیے مال حاصل کرنا ممکن نہ ہو مثلا قرض کے ذریعہ، اور اگر کسی اور طریقہ سے اس کے لیے مال حاصل کرنا ممکن ہو تو اس کے لیے یہ طریقہ (یعنی تورق) اختیار کرنا جائز نہیں کیونکہ اسے اس کی ضرورت نہیں ہے.

3 ـ معاہدہ کسی ایسی چیز پر مشتمل نہ ہو جو سود کے مشابہ ہو، مثلا وہ یہ کہے: میں نے تجھے یہ دس گیارہ میں فروخت کیے، یا اس طرح کی کلام، اگر وہ اس پر مشتمل ہو یا تو یہ مکروہ ہو گا یا پھر حرام، امام احمد سے منقول ہے کہ انہوں اس طرح کے مسئلہ میں فرمایا: گویا کہ یہ دراہم کے بدلے دراہم ہیں، یہ صحیح نہیں، یہ امام احمد کی کلام ہے.

تو اس بنا پر صحیح طریقہ یہ ہے کہ دینے والا سامان کی قیمت اور اس کے نفع کی مقدار معلوم کرے اور پھر لینے والے کو کہے میں نے تجھے ایک سال تک اتنے میں دیا.

4 ـ ادھار لینے والا اسے اپنے قبضہ میں کرنے اور اپنے پاس لے جانے سے پہلے اس چیز کو فروخت نہ کرے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں کو سامان اپنی دوکانوں اور اپنی جگھوں پر لے جانے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے.

جب یہ چار شرطیں پوری ہو جائیں تو پھر مسئلہ تورق کے جائز ہونے کا قول کہا جا سکتا ہے، تا کہ لوگوں کو تنگی نہ ہو.

لیکن یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ادھار لینے والے ادھار دینے والے کو یہ سامان اور چیز فروخت کرنے والے کو کسی بھی حالت میں خریدی ہوئی قیمت سے کم میں فروخت نہ کرے؛ کیونکہ یہی العینۃ (یعنی سود کی ایك قسم) ہے " انتہی.

واللہ اعلم .